# 111382 - رجم کی آیت کا علم صرف عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو ہی نہیں

**سوال**

صحیح بخاری کے باب الاحکام میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے:
" اگر لوگ رجم کی آیت کے متعلق نہ کہیں تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے لکھ دو "
اس آیت کو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے علاوہ کوئی اور کیوں نہیں جانتا ؟
اور اس کے متعلق دریافت کرنے والے کو ہم کیا جواب دیں ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

بخاری اور مسلم نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، اور ان پر کتاب نازل کی، اور اللہ تعالی نے جو نازل کیا اس میں رجم کی آیت تھی، ہم نے اسے پڑھا، اور سمجھا اور یاد کیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا، اور ان کے بعد ہم نے بھی رجم کیا، مجھے خدشہ ہے کہ لوگوں پر لمبا وقت گزرے اور کوئی کہنے والا یہ کہنے لگے:

اللہ کی قسم ہم تو کتاب اللہ میں رجم کی آیت نہیں پاتے، تو اللہ کا نازل کردہ فریضہ ترک کرنے کی وجہ سے وہ گمراہ ہو جائینگے، اور شادی شدہ مرد اور عورت کے زنا کرنے پر دلیل ثابت ہو جانےیا حمل ہو جانے یا اعتراف کرنے پر رجم کرنا کتاب اللہ میں حق ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 6830 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1691 ).

اور ابو داود میں یہ الفاظ زائد ہیں:

" اللہ کی قسم اگر لوگ یہ کہیں کہ عمر نے کتاب اللہ میں زیادہ کر دیا ہے تو میں اسے لکھ دیتا "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 4418 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابو داود میں صحیح قرار دیا ہے.

یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں کئی ایك جگہ ذکر کی ہے مثلا کتاب الحدود حدیث نمبر ( 6829 ) اور ( 6830 ) اور کتاب الاعتصام و السنۃ حدیث نمبر ( 7626 ) میں، لیکن سوال میں وارد الفاظ:

" اگر لوگ نہ کہیں... الخ "

ان روایات میں نہیں ہیں.

اور اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الاحکام میں بغیر سند کے متعلق بیان کیا ہے کہ:

" عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

" اگر لوگ یہ نہ کہیں کہ عمر نے کتاب اللہ میں زیادہ کر دیا ہے تو میں اپنے ہاتھ سے رجم کی آیت لکھ دوں "

اور اس طرح کی روایت کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ امام بخاری نے اسے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ ضرور کہا جائیگا کہ امام بخاری نے اسے معلقا روایت کیا ہے.

اور ابو داود نے اسے موصول روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

دوم:

عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے علاوہ کوئی اور اس آیت کو کیوں نہیں جانتا تھا ؟

یہ سوال کرنے والے کو جواب دیا جائیگا:

اس آیت کا علم صرف عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو ہی نہ تھا، بلکہ کئی ایك صحابہ کرام سے اس اس کا ثبوت ملتا ہے.

ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتی ہیں:

" یقینا رجم کی آیت نازل ہوئی، اور یہ میرے پلنگ کے نیچے صحیفہ میں تھی "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 1944 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور مسند احمد میں علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے.

مسند احمد حديث نمبر ( 1214 ).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح البارى ميں ذكر كيا ہے كہ:

" اس آيت كا ثبوت ابى بن كعب، اور زيد بن ثابت رضى اللہ تعالى عنہما سے بھى ملتا ہے "

اور پھر عمر رضى اللہ تعالى عنہ نے اس آيت كو خطبہ جمعہ ميں منبر پر ثابت كيا، اور اس خطبہ ميں بڑے بڑے صحابہ كرام اور فقہاء حاضر تھے، اور ان سب نے اس آيت كے ثبوت كا اقرار كيا، اور كسى ايك نے بھى اس كا انكار نہيں كيا، تو پھر اس كے بعد يہ كيسے كہا جا سكتا ہے يہ آيت عمر رضى اللہ تعالى عنہ كے علاوہ كسى كو معلوم نہ تھى ؟!

سوم:

رجم كى آيت اس ميں شامل ہوتى ہے جسے علماء كرام " اصول فقہ " ميں منسوخ ہونے كى بحث ميں بيان كرتے ہيں، كہ يہ آيت وہ ہے جس كے الفاظ منسوخ ہو چكے ہيں، اور اس كا حكم باقى ہے، تو يہ آيت قرآن كريم ميں شامل نہيں كى جا سكتى، ليكن اس كا حكم باقى ہے منسوخ نہيں ہوا، ہو سكتا ہے يہى وہ سبب ہے جس كى بنا پر عمر رضى اللہ تعالى عنہ نے قرآن ميں اسے نہيں لكھا، كيونكہ اس كى تلاوت منسوخ ہو چكى تو يہ قرآن ميں شمار نہيں كى جا سكتى، تو اس طرح اس كا قرآن ميں لكھنا جائز نہ ہوا

ديكھيں: المنتقى شرح الموطا حديث نمبر ( 1560 ).

واللہ اعلم .